ہفتہ وار رسالہ: 463
WEEKLY BOOKLET: 463

فیضانِ مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

صفحات: 26

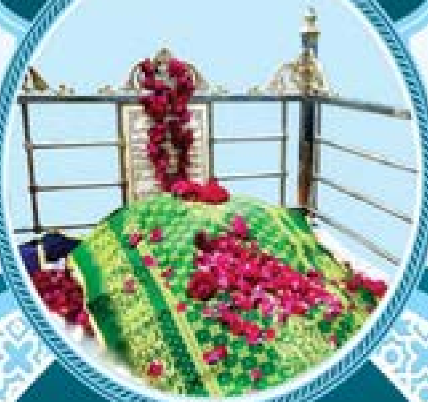

پیدائشی ولی 04
بیان رُکوا کر توبہ کروائی 17
معلوماتی فتویٰ 20

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

فیضانِ مفتیِ اعظم ہند

دُعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 26 صفحات کا رسالہ ”فیضانِ مفتیِ اعظم ہند“ پڑھ یا سُن لے اُسے اولیائے کرام کی سچی محبّت دے کر اِن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا۔ اٰمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: شبِ جُمعہ اور روزِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھو کیونکہ تمہارا دُرُودِ پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (معجم اوسط، 1/84، حدیث: 241)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دُرُودِ پاک کے بارے میں تحقیقِ رضا

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ ثابِت و واضِح ہے کہ حُضُور جانِ رَحمت (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی بارگاہِ اَقدس میں دُرُود و سلام اور اعمالِ اُمّت کی پیشی بار بار ہوتی ہے اور اَحادیث کی جَمْع و ترتیب سے میرے لیے یہ ظاہر ہوا کہ ہر دُرُودِ پاک بارگاہِ رِسالت (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) میں دس بار پیش ہوتا ہے اور دیگر اعمال پانچ بار پیش ہوتے ہیں، دربارِ نُبُوّت میں دُرُود پیش ہونے کے چند طریقے یہ ہیں: ﴿1﴾ تُربَتِ اَطْہَر (یعنی قبرِ مُنوَّر) کے پاس ایک فِرِشتہ پہنچاتا ہے۔ ﴿2﴾ وہ فِرِشتہ پیش کرتا ہے جو دُرُود پڑھنے والے کے ساتھ مامُور و مُؤَکَّل (یعنی مُقرّر) ہے۔ ﴿3﴾ سیر و سِیاحت کرنے والے فرشتے پہنچاتے ہیں۔ ﴿4﴾ حِفاظت کرنے والے فرشتے دُرُودِ پاک کو دِن کے تمام اَعمال کے ساتھ شام کو

www.dawateislami.net

اور رات کے اعمال کے ساتھ صبح کو پیش کرتے ہیں۔ ﴿5﴾ ہفتہ بھر کے اَعمال کے ساتھ دُرُود شریف جُمعہ کے دِن پیش ہوتا ہے۔ ﴿6﴾ (عمر بھر کے تمام) دُرُود قِیامت کے دِن پیش ہوں گے۔ (چند بار جو پیش ہوچکے وہ مقامات یہ ہیں:) ﴿7﴾ معراج کی رات اعمال پیش ہوئے۔ ﴿8﴾ حُضُورِ انور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے نمازِ کُسوف (یعنی سورج گہن کی نماز) میں دیکھے۔ ﴿9﴾ اللہ پاک نے جب حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے دونوں کندھوں کے درمیان دستِ قدرت رکھا تو حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر ہر چیز روشن (یعنی ظاہر) ہوگئی۔ ﴿10﴾ قرآن کریم کے نازل ہونے کے وَقْت تمام اشیا کے عُلُوم و مَعارِف حاصل ہوئے۔

(انباءُ الحی، ص287)

اللہ اللہ تَبَحُّرِ عِلمی اَب بھی باقی ہے خدمتِ قَلَمی

اہلِ سنّت کا ہے جو سَرمایہ واہ کیا بات اعلٰی حضرت کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کسی کا دِل نہ ٹوٹے (واقعہ)

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ہندوستان کے ایک بہت بڑے عالمِ دین اور مفتیِ اسلام جو اپنے وقت کے بہت بڑے امام مانے جاتے تھے، ریلوے اسٹیشن جانے کے لئے رکشے میں سوار ہوئے کہ اِتنے میں ایک پریشان حال شخص دوڑتا ہوا حاضر ہوکر عرض کرنے لگا: حضور! میں فُلاں مُصیبت میں مُبتَلا ہوں، تعویذ عطا فرمادیجئے۔ اُن کے ساتھ موجود صاحب ناراض ہوکر اس شخص سے کہنے لگے: گاڑی کا وقت ہوچکا ہے اور تم ابھی تعویذ لینے آگئے! گاڑی چھوٹ جائے گی! دِل میں خوفِ خدا اور رحم دِلی کا سمندر لئے وہ عالمِ دین اُن صاحب سے بے قَرار ہوکر فرمانے لگے: ”چھوٹ جانے دو! دوسری ٹرین سے چلا جاؤں گا۔ کل قیامت

www.dawateislami.net

کے دن اگر اللہ پاک نے پوچھ لیا کہ تو نے میرے فلاں بندے کی پریشانی میں کیوں مدد نہیں کی؟ تو میں کیا جواب دوں گا؟" یہ فرماتے ہی انہوں نے رکشے سے اپنا سارا سامان اُتروالیا اور اس شخص کی مدد (یعنی تعویذ لکھنے) میں مصروف ہوگئے۔

اے عاشقانِ اولیا! کیا آپ جانتے ہیں وہ عالمِ دین و مفتیِ اسلام کون تھے؟ وہ بزرگ ہستی امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے شہزادے حضور مفتیِ اعظم ہند حضرت علّامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری رحمۃُ اللہِ علیہ تھے، آپ اپنے والدِ محترم کی طرح علم، تقویٰ اور خدمتِ خَلق میں بے مثال تھے۔

مخلوقِ خدا کی خدمت کا آپ کا ایک اور واقعہ پڑھئے! حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ 3 اپریل 1974ء، بدھ کے دِن "ذاکر نگر جمشید پور" میں کسی کے یہاں قِیام فرما تھے، رات جلسے کی وجہ سے کافی تاخیر ہوگئی، فجر سے پہلے بہت تھوڑا وقت آرام کرنے کو ملا، اس لئے بعد نمازِ فجر اَوراد و وَظائف سے فارغ ہو کر آنکھوں میں سُرمہ لگا کر سونے کا ارادہ فرمایا، اتنے میں جو لوگ موجود تھے ان کو کوئی صاحب ہٹانے لگے۔ حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُن سے فرمایا: ان لوگوں سے پوچھ لیں، شاید ان کو کوئی حاجت ہو، گویا آپ نے اسے ناپسند فرمایا کہ ان کو ہٹایا جائے اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا ہمیشہ یہی معمول تھا کہ تمام لوگوں کی ضروریات پوری فرمانے کے بعد آرام فرماتے، ہاں خود سے لوگ خیال کرتے ہوئے اُٹھ کر چلے جائیں تو دوسری بات ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ **"ہٹو! حضرت کو آرام کرنے دو، آپ لوگ جائیں حضرت سوئیں گے، آپ لوگ آرام کرنے دیں"** اس قسم کے جُملوں سے ناراض ہوتے تھے کہ شاید کسی کا دل نہ ٹُوٹ جائے یا کسی کی کوئی اَہم ضرورت پوری ہونے سے رہ جائے۔ (جہانِ مفتیِ اعظم، ص903)

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مسلمان بھائی کی مدد کرنے کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان کی دُنیوی تکلیف دُور کی تو قیامت کے دن اللہ پاک اُس کی اُخرَوِی تکلیف کو دُور فرمائے گا۔ اللہ پاک اُس وقت تک بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ (مسلم شریف، ص1110، حدیث:6853 ملتقطاً)

مفتیِ اعظم سے ہم کو پیار ہے اِن شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیدائشی وَلی

جب امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہاں آپ کے چھوٹے شہزادے مفتیِ اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان (رحمۃُ اللہِ علیہ) کی وِلادت 22 ذِی الحج شریف 1310 ہجری، مطابق 7 جولائی 1893ء، جمعہ کے دِن صُبحِ صادق کے وقت بریلی شریف (یوپی، ہند) میں ہوئی تو آپ (رحمۃُ اللہِ علیہ) اس وَقت دربارِ مُرشِد مارِہرہ شریف میں حاضر تھے۔ حضرت سیّد شاہ اَبُو الحُسین احمد نوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے بعد نمازِ فجر مُصلّے پر بیٹھے بیٹھے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کو آپ کے ہونے والے شہزادے اور مستقبل کے مفتیِ اعظم کے لیے اپنا جُبّہ و عمامہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”میری یہ امانت آپ کے حوالے ہے، جب وہ بچہ اس کا مُتَحمِّل ہو جائے تو اُسے دے دیں۔“ پھر حضرت ابو الحسین نُوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کو بیٹے کے پیدا ہونے کی مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا: آپ بریلی

تشریف لے جائیں۔(مفتیِ اعظم ہند اور ان کے خلفاء، ص20، 21، 22، 23)

مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت سے پہلے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے یہ دعا مانگی: **"اے مالکِ بے نیاز، اے ربِّ کریم! مجھے ایسی اولاد عطا فرما جو عرصہ دراز تک تیرے دین اور تیرے بندوں کی خدمت کرے۔"** اللہ پاک نے مفتیِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی صورت میں دعا قبول فرمائی۔(مفتیِ اعظم ہند اور ان کے خلفاء، ص19)

چھ ماہ بعد حضرت اَبُوالحُسین نُوری رحمۃُ اللہِ علیہ بریلی تشریف لائے تو شہزادۂ اعلیٰ حضرت کو آپ کی گود میں ڈال دیا گیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنا لُعابِ دَہَن (یعنی تھوک مبارک) شہادت کی انگلی سے نَو مَوْلود کے دہن (یعنی منہ) میں ڈال کر دیر تک دعاؤں سے نوازتے رہے۔ 25 جُمادَی الاُخرہ 1310 ہجری کو چھ ماہ تین دن کی عمر میں حضرت شاہ اَبُو الحُسین نُوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے داخلِ سِلسِلہ فرمایا اور (اِسی ننّھی سی عمر شریف میں اپنے) تمام سَلاسِل کی اِجازت و خِلافت عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"یہ بچہ بڑا ہو کر دین و ملّت کی بڑی خدمت کرے گا اور مخلوقِ خدا کو اس کی ذات سے بڑا فیض پہنچے گا۔ یہ بچہ ولی ہے، یہ فیض کا دریا ہے، اس کی نگاہوں سے لاکھوں گمراہ انسان دینِ حق پر قائم ہوں گے۔"

(مفتیِ اعظم ہند اور ان کے خلفاء، ص25۔ تاریخ مشائخ قادریہ، 2/447 ملخصاً۔ جہانِ مفتیِ اعظم، ص183 ملخصاً)

حضرت مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کا پیدائشی اور اصلی نام **"محمد"** ہے، والدِ محترم اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے پکارنے کے لئے **"مصطفیٰ رضا"** رکھا، یہ نام اس قدر مشہور ہوا کہ اب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو اسی نام سے یاد کیا جاتا ہے۔(جہانِ مفتیِ اعظم، ص102 بتغیر قلیل)

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا تَخَلُّص **"نُورِی"** ہے۔(شاعِر کا مختصر نام جسے وہ اپنے اَشعار میں اصل نام

کی جگہ استعمال کرتا ہے اسے تَخَلُّص کہتے ہیں۔)

مفتیِ اعظم رضا کا لاڈلا اور مُحِبّ سیِّدِ ابرار ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

مفتیِ اعظم ہند اور والدِ محترم

امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے چھوٹے شہزادے حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کو بڑے نازوں سے پالا۔ جس وقت آپ کی وِلادت ہوئی اس وقت اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی عمر مبارک 38 سال تھی ۔ حضورِ مفتیِ اعظم ہند نے اپنے والدِ محترم سے کم و بیش 30 سال فیض پایا۔

میرے پیارے پیارے دادا مُرشِد، سیدی قُطبِ مدینہ ضیاءُالدّین مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ دارُالاِفتا میں ہوتے تو کبھی کبھی آپ کے چھوٹے شہزادے (مفتیِ اعظم ہند) آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، بار گاہِ رضا میں شہزادۂ رضا کی حاضری کا اتنا پیارا انداز ہوتا کہ قربان ہونے کو جی چاہتا جو بھی دیکھتا پُکار اُٹھتا کہ بِلا شُبہ یہ مادَر زاد (یعنی پیدائشی) ولیِ کامل ہیں، اس کے علاوہ کسی اور سے ایسے انداز مُتوقّع نہیں ہوسکتے، اس وقت آپ کی عمر چار سال کے قریب تھی، آپ آہستہ سے آتے اور بار گاہِ رضا میں دو زانوں باادب بیٹھ جاتے یعنی شرارتی بچوں کی طرح نہ ہنگامہ کرتے نہ سامان کو اُٹھاتے پھینکتے۔

امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ کو چھوٹے شہزادے کی ولادت پر شاگردوں اور محبت کرنے والوں نے مبارکبادیں پیش کیں تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: **”اللہ پاک! آپ کی زبان مبارک کرے میں تو دین کا ادنیٰ خادم ہوں اور میری دِلی تمنّا ہے کہ میرا بیٹا بھی دین کی خدمت کو ہی اپنا شِعار بنائے۔“** (جہانِ مفتیِ اعظم، ص64)

www.dawateislami.net

مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کا بچپن شریف

مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کی عمر شریف جب چار سال چار ماہ اور چار دن ہوئی تو خود امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے رسمِ بسم اللہ فرمائی اور پھر اپنے بڑے شہزادے حُجّۃُ الاِسلام مولانا حامد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کو آپ کی تعلیم و نگہداشت (یعنی نگرانی) کے لئے خاص طور پر مُقرّر فرمایا۔ جب آپ کی رسمِ بسم اللہ ادا ہوئی آپ اُس وقت نماز اور وضو کے مسائل سیکھ چکے تھے۔ مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کا تین سال میں ناظرہ قرآنِ کریم مکمل ہوا۔ آپ کی مکمل تعلیم دارُالعُلوم مَنظَرُ الاسلام (سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے بریلی شریف میں واقع مدرسے) میں ہوئی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اوراد و وَظائف اور تلاوتِ قرآنِ کریم کے بچپن سے ہی پابند تھے کبھی کسی کو نماز کے لئے کہنے کی ضرورت نہ پڑی۔

(جہانِ مفتیِ اعظم، ص65 ملتقطاً)

پہلا فتویٰ

مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ 18 سال کی عمر میں (باقاعدہ دینی تعلیم سے) فارغُ التَّحصیل ہوئے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی اپنے والدِ محترم کی طرح پہلا فتویٰ "**رضاعت** (یعنی بچوں کے دودھ پینے) کے **مسئلہ**" پر لکھا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے جواب صحیح ہونے پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے پہلے فتوے پر جو خوشی آپ کے والدِ محترم حضرتِ علّامہ مولانا نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ کو ہوئی تھی ویسی ہی خوشی اپنے شہزادے، حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کے فتوے سے آپ کو ہوئی اور آپ نے خود "مُہر" (Stamp) بنوا کر عطا فرمائی۔ (جہانِ مفتیِ اعظم، ص65 ملتقطاً)

شارحِ بخاری مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ پہلے فتوے کا دِلچسپ واقعہ کچھ اس

www.dawateislami.net

طرح بیان فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے فتاویٰ رضویہ شریف کی ہاتھ سے لکھی ہوئی ایک جِلد بیٹھک میں رکھی رہتی تھی۔ اعلیٰ حضرت کچھ مسائل وہاں حاضر رہنے والے عُلَما کو لکھنے کے لیے عطا فرماتے اور وہ حضرات مُتعلّقہ حکم دیکھ کر جواب لکھ دیتے تھے۔ ایک روز حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ بیٹھک میں تشریف لے گئے۔ وہاں دیکھا کہ ایک صاحب فتاویٰ رضویہ دیکھ رہے ہیں اور نیچے ایک کاغذ رکھا ہوا ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے پوچھا تو انہوں نے عرض کی: ایک مسئلہ لکھنا ہے، مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کو (ان کے ساتھ جو بے تَکَلُّفِی تھی اس کے پیشِ نظر) ان سے فرمایا: یہ کیا کمال ہے کہ فتاویٰ رضویہ سے دیکھ کر حکم لکھ دیا، خود فِقہ کی کتابوں سے اس کا حکم دیکھ کر لکھیے۔ انہوں نے بھی اسی انداز میں جواب دیا: **"تو لیجیے! آپ ہی لکھیے۔"** مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ نے سوال لیا، یہ رضاعت کا کوئی پیچیدہ (یعنی مشکل) مسئلہ تھا (خود حضرت نے مسئلہ مجھے بتایا تھا مگر اس وقت یاد نہیں آتا) حضرت مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ نے وہاں جو کتابیں تھی انہیں دیکھ کر اس کا حکم لکھا تائید میں عبارتیں لکھیں اور لکھ کر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں بھجوا دیا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے خط پہچان لیا، پوچھا: کس نے دیا ہے؟ لے جانے والے نے بتایا: چھوٹے میاں نے (گھر میں مفتی اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کو چھوٹے میاں کہتے تھے) اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے انہیں طلب فرمایا: مفتیِ اعظم حاضر ہوئے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت باغ باغ ہیں، پیشانیِ اَقدس پر بَشاشَت سے کِرنیں پُھوٹ رہی ہیں۔ فرمایا: اس پر دستخط کرو۔ دستخط کروانے کے بعد اعلیٰ حضرت نے **"الجوابُ صحیح"** یا اس جیسا کوئی اور جملہ لکھ کر اپنے دستخط فرمائے اور پانچ روپے انعام عطا کرتے ہوئے فرمایا: تمہاری **"مُہر"** بنوا دیتا ہوں۔ اب فتویٰ لکھا کرو، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے دستِ مبارک سے "مہر" کا خاکہ تیّار فرمایا، کُنیّت اور لقب لکھ کر مہر بنانے

www.dawateislami.net

والے کے حوالے کیا، جب مہر بَن کے آگئی تو بُلا کر عطا فرمائی۔

خاص بات یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس پہلے فتویٰ پر ایک لفظ گھٹایا نہ بڑھایا نہ کوئی اصلاح کی۔ مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کا پہلا فتویٰ ایسا صحیح اور مکمل تھا کہ کہیں اس میں انگلی رکھنے کی جگہ نہ تھی۔(جہانِ مفتیِ اعظم، ص252)

جب آغاز کا یہ عالم ہے تو انجام کا عالم کیا ہو گا!

مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ 1328 سے 1340 ہجری (12 سال) تک اپنے والدِ ماجد امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ کی زیرِ نگرانی فتویٰ لکھتے رہے پھر جب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقالِ پُر مَلال ہوا تو باقاعدہ طور پر فتاویٰ جاری فرمائے۔(جہانِ مفتیِ اعظم، ص65 ملتقطاً)

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے فتاویٰ کا مجموعہ 7 جلدوں پر مشتمل "فتاویٰ مفتیِ اعظم" کے نام سے موجود ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس عرب شریف، افریقہ، ماریشس، انگلینڈ، امریکہ، ملائشیا، بنگلہ دیش اور پاکستان وغیرہ سے دینی مسائل کے خُطوط آتے اور آپ اُن کے جوابات ارشاد فرماتے۔

عالمِ و مفتی، فقیہِ بے بَدَل
خوب خوش اَخلاق و باکِردار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کاغذ کا ادب

تاجدارِ اہلِ سنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، سیِّدُنا و مولانا الحاج محمد مصطفٰی رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اَلمَعروف "حضور مفتیِ اعظم ہند" سادہ کاغذات اور حروفِ مُفرَدہ (یعنی الگ الگ لکھے ہوئے حروف مثلاً الف، ب، ت وغیرہ) کی بھی تعظیم کرتے تھے کیونکہ وہ قرآن و حدیث اور شریعت کی باتیں لکھنے میں کام آتے ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ 1391 ہجری کو دارُالعُلوم رَبّانیّہ، باندہ (ہند)

www.dawateislami.net

کے سالانہ جلسۂ دَستار بندی میں تشریف لائے تو سواری سے اُتر کر چند ہی قدم چلے تھے کہ آپ کی نظر اُردو لکھائی والے کاغذ کے چند پُرانے ٹکڑوں پر پڑی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فوراً ان کو زمین سے اُٹھایا اور فرمایا: کاغذات اور عربی حُروف (کہ اردو کے بھی چند کے علاوہ سبھی حروف عربی ہیں ان) کا احترام کرنا چاہیے اس لیے کہ ان سے قرآنِ عظیم و اَحادِیث مُقدَّسہ اور تفاسیر وغیرہ مُرتَّب ہوتی ہیں۔ (مفتی اعظم کی استقامت و کرامت، ص124 ملخصًا)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

کاش! مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کے صدقے ہمیں بھی مقدّس اَوراق کا اَدب نصیب ہو جائے۔ لکھائی کسی بھی زَبان میں ہو اُس پر پاؤں نہ رکھئے۔ ایسے پائیدان (DOORMAT) دروازے کے باہَر نہ رکھیں جن پر ”WEL COME“ لکھا ہوتا ہے۔ جو خوش نصیب مُسلمان تَحریروں کا اَدَب کرتے ہوئے اَخبارات و مقدَّس کاغذات اور گتّے وغیرہ زمین پر دیکھ کر اُٹھالیتے اوران کو بیچ سَمُندر یا گہرے دریا میں ٹھنڈا کر دیتے ہیں وہ قابلِ رَشک ہیں اور زمین سے مقدّس کاغذ اٹھانے والے خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ

مُتبَرَّک کاغذ اُٹھانے کی فضیلت

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرتِ مولائے کائنات علیُّ المرتَضٰی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سلطان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: جو کوئی زمین سے ایسا کاغذ اٹھائے جس میں اللہ پاک کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو اللہ پاک اس (اٹھانے والے) کا نام (روحوں کے سب سے اعلیٰ مقام) عِلِّیِّین (عِلْ۔لِیْ۔یِیْن) میں بلند فرمائے گا اور اُس کے والِدَین کے عذاب میں تَخفِیف (یعنی کمی) کرے گا اگرچِہ اُسکے والِدَین غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں۔ (مجمع الزوائد، 4/300، حدیث:6846 مختصرًا)

اَلحمدُ لِلّٰہِ الکریم! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی اللہ پاک اور اس کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی محمد عَرَبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، تمام صحابہ واہلِ بیتِ اَطہار علیہمُ الرّضوان اور اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی مَحبّت اور اِن کے ادب و فیضان کو عام کرنے والی تنظیم ہے۔ دعوتِ اسلامی کے ایک شعبے کا نام ”شُعبہ تحفّظِ اَوراقِ مُقدَّسہ“ ہے جس کا کام گلی، محلّے، مَساجد وغیرہ میں مختلف قِسم کے بوکس اور ڈرم وغیرہ رکھ کر مقدّس اوراق کو جمع کرکے پھر مفتیانِ کرام کی دی گئی رہنمائی کے مطابق ٹھنڈا کرنا ہے۔

مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ پیرِ کامل

حضرت مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب (شیخُ الحدیث جامعہ امجدیہ ناگپور) 1953ء سے پہلے کسی سے مرید نہیں ہوئے تھے، کسی بھی سلسلے میں وابستہ ہونے کے لیے بے چین تھے۔ ایک دن حضرت علّامہ مفتی عبدُ الرشید صاحب (بانی جامعۂ امجدیہ ناگپور) سے پوچھا: حضور! کس سے مرید ہونا چاہیے؟ تو حضرت نے ارشاد فرمایا: مولانا! اب کہاں ایسے لوگ رہ گئے ہیں، جو شریعت وطریقت میں کامل ہوں سوائے مفتیِ اعظم ہند کے۔

(مفتیِ اعظم ہند نمبر، ماہنامہ استقامت، ص558)

مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کی خُصوصِیات

حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کے چچاجان مولانا حَسَن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا 1329 ہجری کو انتقال ہوا تو آپ کے بڑے بھائی مولانا حامد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ مدرسہ منظرِ اسلام کے مُہتَمِم (PRINCIPAL) بنے تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ لکھتے اور تدریس فرماتے۔ آپ کو کبھی کسی نے قَہقَہہ لگاتے نہیں دیکھا۔ ہر کام یا چیز کے لینے دینے کا سیدھے ہاتھ سے اہتمام فرماتے، کُتُبِ حدیث پر دوسری کتابیں نہیں رکھتے۔ ذکرِ میلاد پاک یا محفلِ نَعت ومَنقَبت

www.dawateislami.net

میں ختم ہونے تک باادب بیٹھے رہتے تھے، بیماروں کی عیادت کو تشریف لے جاتے، عُلَمائے کِرام کا حد درجہ احترام کرتے، ساداتِ کِرام کا اس انداز سے سے احترام کرتے جیسے کوئی رِعایا(یعنی عوام)اپنے بادشاہ کا احترام کرتی ہے۔ داڑھی رکھنے اور اسلامی لباس پہننے کی تَلْقِین کرتے تھے۔(جہانِ مفتیِ اعظم ،ص65۔تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ،ص 554)

مفتیِ اعظم ہند کی عمامہ شریف سے مَحبّت

حضرت مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ ایک سال دارُ العلوم فیضُ الرَّسول بَراؤں شریف کے سالانہ جلسۂ دستارِ فضیلت کے موقع پر تشریف لائے تو ”فیضُ الرَّسول“ کے اَساتِذہ نے حضرت مفتیِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ سے درسِ حدیث لے کر اجازتِ حدیث لینے کا فیصلہ کیا۔ حضرت مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کی اجازت سے درسِ حدیث کی ایک نورانی محفل مُنْعَقِد ہوئی۔ درسِ حدیث کی اس محفل کے شُرَکا پر لازم قَرار دیا گیا کہ وہ عمامہ شریف باندھ کر ہی شریک ہوں، چنانچہ دارُ العلوم کے سارے اَساتِذۂ درسِ حدیث کی اس مجلس میں عمامہ باندھ کر شریک ہوئے۔(مفتیِ اعظم اور ان کے خلفاء، 1 / 44بتصرفٍ)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کی سنّتِ رسول عمامہ شریف سے مَحبّت دیکھی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی عمامہ شریف سے محبّت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے جن جن عُلَماو مفتیانِ کِرام کو خِلافت عطا فرمائی ان میں سے اکثر کو خود اپنے ہاتھوں سے عمامہ شریف باندھا، بہتوں کو جُبّہ و دَستار اور ٹوپی بھی عطا کی۔
(تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص509)

آپ کا اپنا انداز مبارک یہ تھا کہ بڑے عرض کا زیادہ تر سفید، بادامی عمامہ (شریف) باندھتے۔ حضرت علامہ مفتی عبدُ المنّان اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ سادہ عمامہ باندھتے تھے مگر آپ کے سر مبارک پر عمامہ اتنا خوبصورت معلوم ہوتا کہ

www.dawateislami.net

دیکھنے والے کہتے کہ عمامے کی وَضع (یعنی بناوٹ) انہیں کے سَر مبارک کے لیے ہوئی ہے۔ (جہانِ مفتیِ اعظم، ص 243 ملخصاً)

مفتیِ اعظم ہند کا عمامہ امیرِ اہلِ سنّت کے سر پر

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ ارشاد فرماتے ہیں: دعوتِ اسلامی کے بننے سے پہلے کراچی کے عَلاقہ کھارادر میں واقع حضرت سیِّدُنا **محمد شاہ دولہا بخاری سبزواری** رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف والی حیدری مسجد میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے خلیفہ، مَدّاحُ الحبیب حضرتِ مولانا جمیلُ الرّحمٰن قادِری رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے شہزادے حضرتِ علّامہ مولانا حمیدُ الرّحمٰن قادِری رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ امامت فرماتے تھے، آپ کا گھر مسجد سے تقریباً چھ سات کلو میٹر دُور تھا، آپ کے پاس حضور مُفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کا بابرکت **عمامہ شریف تھا۔ فجر کی نماز میں آپ کی تشریف آوری نہ ہونے کے سبب فجر کی امامت** کی مجھے سعادت ملتی تھی اور اُن کا حُضُور مفتیِ اعظم ہِند رحمۃُ اللہِ علیہ والا عمامہ شریف مجھے نصیب ہو جاتا، جس سے میں بَرَکتیں حاصِل کیا کرتا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! ایک ولیِ کامِل کا عِمامہ شریف بارہا میرے ہاتھوں اور سر سے مَس ہوا ہے۔ اِن شاءَ اللہ میرے ہاتھوں اور سر کو جہنّم کی آگ نہیں چھوئے گی اور جب ہاتھوں اور سر کو نہ چھوئے گی تو اِن شاءَ اللہ سارا ہی بدن محفوظ رہے گا۔ امیرِ اہلِ سنّت مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں عاجزی کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

مفتیِ اعظم بڑی سرکار ہے　　جبکہ ادنیٰ سا گدا عطّار ہے

اِن شاءَ اللہ مغفِرت ہو جائیگی　　اے وَلی! تیری دعا درکار ہے

(وسائلِ بخشش، ص589، 590)

www.dawateislami.net

مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کی شادی خانہ آبادی

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی شادی خانہ آبادی اپنے چچا محمد رضا خان صاحب کے ہاں ہوئی اور اللہ پاک نے آپ کو سات بچوں کی نعمت سے نوازا، جن میں سے ایک بیٹا اور بقیہ سب بیٹیاں تھیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے بیٹے انور رضا (کم عمری) میں انتقال کر گئے۔

(جہانِ مفتیِ اعظم، ص65 ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

مفتیِ اعظم ہند حکمرانوں سے دُور رہتے تھے

مفتیِ اعظم ہند حضرت علّامہ مولانا مصطفٰے رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ وُزرا اور حکومتی اَرکان سے ہمیشہ دور رہا کرتے تھے چُنانچہ رئیسُ القلم حضرتِ علّامہ ارشدُ القادِری رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اور یہ بھی دینی غیرت ہی کا ایک بے مثال نَمونہ ہے کہ (سرکارِ مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ) بانوے سال کی طویل زندگی میں کبھی کسی سربراہِ مَملکت (مَم۔لَ۔کَت) کے گھر گئے اور نہ کسی بڑے سے بڑے فرماں رَوا (یعنی حکمران) کے بنگلے میں نظر آئے بلکہ حیرت میں ڈوب جانے کی بات یہ ہے کہ مملکتوں کے کتنے ہی سربراہوں اور وقت کے کتنے ہی سلاطین نے خود ان کی مجلس میں باریاب (یعنی حاضر) ہونے کی اجازت چاہی اور مفتیِ اعظم (رحمۃُ اللہِ علیہ) نے یہ کہہ کر ملنے سے انکار کر دیا کہ ایک دَرویش کا بادشاہوں اور اَربابِ حُکومت سے سروکار ہی کیا ہے؟ (مفتیِ اعظم کی استقامت و کرامت، ص110) گویا مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے والدِ ماجد کے اس شعر کے مِصداق تھے:

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بَلا میں مِری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین پارۂ ناں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص109)

www.dawateislami.net

شرحِ کلامِ رضا: اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے کلام کے اس مَقْطَع کا مطلب ہے، اے رضا! میں اور دولتمندوں، دنیا کے نوابوں اور حکمرانوں کی تعریف و خوشامد کروں؟ نہیں! نہیں! اس بلا یعنی مالداروں کی خوشامد نُما آفت و بلا میں تو بس "مِری بلا" ہی پڑے! (یعنی مجھ سے تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا) بس میں تو اپنے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دَربارِ دُربار کا بھکاری ہوں، میرا دِین "روٹی کا ٹکڑا" نہیں (کہ جدھر "مال" دیکھا اُدھر لُڑھک گئے!)

سونے کی انگوٹھی مَرد کو حرام ہے

حضرتِ علّامہ ارشدُ القادری رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُضُور مفتیِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے لیے سب سے زیادہ تکلیف دہ وہ منظر ہوتا تھا جب آپ کسی مسلمان کو اسلامی شریعت کی خِلاف ورزی کرتے ہوئے پاتے تھے، اَمْرٌ بِالْمَعرُوف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فرض ادا کرتے وَقت آپ چھوٹے بڑے، امیر و غریب اور حاکم و محکوم کے درمیان کوئی امتیاز (یعنی فرق) نہیں کرتے تھے۔ ان کے دربار کا عام معمول تھا کہ کوئی بڑے سے بڑا رئیس (یعنی مالدار) ہو یا اُونچے سے اُونچے مَنْصَب کا افسر، اُن کی خدمت میں حاضِر ہوتے وَقت اگر اُس کی اُنگلی میں سونے کی انگوٹھی ہوتی تو وہ فوراً اُتروا دیتے اور نہایت شَفْقت اور مَحَبَّت کے ساتھ اُسے تلقین فرماتے کہ شریعتِ محمدی میں مَردوں کے لیے سونے کا استِعمال حرام ہے۔ پھر دل کا کِشْوَر (یعنی دل کا مُلک) فتح کر لینے والے لہجے میں ارشاد فرماتے: **"کوئی گناہ لمحے دو لمحے یا گھنٹے دو گھنٹے کا ہوتا ہے لیکن سونے کی انگوٹھی کا گناہ ایسا گناہ ہے کہ جب تک پہنے رہو مسلسل گناہ ہی گناہ ہے۔"** (مفتی اعظم کی استقامت و کرامت، ص146) (انگوٹھی کے بارے میں تفصیلی دینی مسائل جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب

www.dawateislami.net

550 سنتیں اور آداب پڑھئے۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کاش! مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کے صدقے ہم بھی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والے بن جائیں، اگر آپ کسی کو نیکی کی دعوت دیں گے تو ایک ایک کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب پائیں گے جیسا کہ امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: یااللہ پاک! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔

(مکاشفۃ القلوب، ص48)

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیکیوں کے حریص بن جایئے، دوسروں کو نمازی بنانے کی مُہم تیز تَر کر دیجئے، جب بھی نمازِ باجماعت کیلئے مسجِد کی طرف جانے لگیں، دوسروں کو ترغیب دے کر ساتھ لیتے جایئے، جنہیں نماز نہیں آتی اُنہیں نماز سکھایئے۔ اگر آپ کے سبب ایک بھی نمازی بن گیا تو جب تک وہ نمازیں پڑھتا رہے گا اُس کی ہر ہر نماز کا آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔ دعوتِ اسلامی کے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں داخلہ لے لیجئے، اِس میں خود بھی قرآنِ کریم سیکھئے اور دوسروں کو بھی سِکھایئے۔ آپ سے سیکھنے والا جب جب تِلاوت کرے گا آپ کو بھی اُس کی تِلاوت کا ثواب ملتا رہے گا۔ آپ بھی سنّتوں پر عمل کیجئے اور دوسروں کو بھی عمل پر آمادہ کیجئے۔ اگر آپ نے کسی کو ایک سنّت سِکھادی تو اب وہ جب جب اُس سنّت پر عمل کرے گا آپ کو بھی اُس سنّت پر عمل کرنے والے کی

www.dawateislami.net

طرح ثواب ملتا رہے گا۔ عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت اور قافِلوں میں سنّتوں بھرے سفر کے ذَرِیعے اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی زوردار مُہِم چلا کر مسلمانوں کو "نیک" بنانے کی "مشین" بن جائیے، اِن شاءَ اللہ ثواب کا اَنبار لگ جائے گا اور دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔ نیکی کی دعوت کا آخِرت میں مِلنے والا ثواب بندہ اگر دُنیا ہی میں دیکھ لے تو کوئی لمحہ بیکار نہ جانے دے، ہر وَقت ہی نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچاتا رہے۔

میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاؤں تُو کر ایسا جذبہ عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

"مصطفٰے" کے پانچ حُروف کی نسبت سے مفتیِ اعظم کے پانچ واقعات

﴿1﴾ بیان رُکوا کر توبہ کروائی

کہا جاتا ہے: ایک بار کسی جلسے میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت حُضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ اسٹیج پر تشریف فرما تھے۔ ایک شُعلہ بیان مُقرِّر نے خُفیہ پولیس کو مخاطب کرتے ہوئے جوشِ خِطابت میں کہہ دیا: **"اگر حکومت کے کِراماً کاتِبین موجود ہیں تو لکھ لیں کہ۔۔۔"** یہ سنتے ہی حُضور مفتیِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے فوراً اُس کو ٹوکا اور توبہ کا حکم دیا۔ اس پر اُس مقرِّر نے فوراً بیان روک کر علَی الاِعلان توبہ کی۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص300) اللہ پاک کی مفتیِ اعظم ہند پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُضور مفتیِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے ٹوکنے کا سبب یہ تھا کہ مقرِّر نے گورنمنٹ کی "خُفیہ پولیس" کو مَعاذَ اللہ! کِراماً کاتبین (یعنی بندوں کے اعمال لکھنے والے بزرگ اور معصوم فِرِشتوں) جیسا کہہ دیا تھا!

www.dawateislami.net

پیکرِ رُشد و ہدایت مفتیِ اعظم کی ذات　　عامِلِ قرآن و سنّت مفتیِ اعظم کی ذات

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ بات مان لیتے

حضرت مولانا حفیظُ الرّحمٰن صاحب مرحوم کا بیان ہے: ایک مرتبہ میں اپنے قریب ترین عزیز کے ساتھ مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا، ملاقات کے بعد حضرت نے مہمان نوازی کے لئے اِصرار کیا تو ہم رُک گئے۔ اسی دوران شاہ جہاں پور سے چند عقیدت مَند حاضر ہوئے، حضرت کی دَست بوسی کرکے بیٹھ گئے اور پھر فوری طور پر جانے لگے۔ حضرت نے ان حضرات کو روکنے کی طرف خُصُوصی توجّہ فرمائی لیکن وہ لوگ نہیں رُکے اور اسٹیشن کی طرف روانہ ہوگئے۔ ان کو ٹرین نہیں ملی، اس کے بعد بس اسٹینڈ کی طرف روانہ ہوئے تو وہاں پر ان کو بس بھی نہیں ملی۔ مینیجر بس اسٹینڈ نے بتایا کہ شاہ جہاں پور کو اب کوئی بس نہیں جائے گی، صبح کو جائے گی۔ دل برداشتہ ہوکر حضرت کے آستانۂ عالیہ (یعنی گھر مبارک) کی طرف روانہ ہوگئے، حضرت نے ان لوگوں کے جانے کے بعد مولانا حفیظُ الرّحمٰن صاحب سے فرمایا کہ یہ سب حضرات تھوڑی دیر بعد واپس آجائیں گے، ان کو نہ بس نہ ٹرین ملے گی۔ تھوڑی دیر بعد کافی پریشانی اُٹھا کر تھک کر دوبارہ حضرت کے آستانے پر آگئے، ان کو دیکھ کر مولانا صاحب مُسکرانے لگے، حضور مفتیِ اعظم ہند نے بھی تَبَسُّم فرمایا اور سب لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ (جہانِ مفتیِ اعظم ہند، ص912 تسہیلاً)

اللہ پاک کی مفتیِ اعظم ہند پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

﴾3﴿ خادِمہ کی تکلیف کا خیال

شارحِ بخاری حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں جب مفتیِ اعظم ہند حضرتِ علّامہ مولانا مصطفٰی رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں بریلی شریف حاضر ہوا تو آپ نے دارُ الافتا کی خدمت میرے سپرد فرمادی۔ میں دن میں مسائل کا جواب لکھتا اور عشا کے بعد آپ کو سُنایا کرتا اور جہاں مناسب معلوم ہوتا آپ اصلاح فرمایا کرتے تھے، یہ مجلس عموماً دو تین گھنٹے کی ہوتی جبکہ بسا اوقات چار گھنٹے کی بھی ہو جاتی تھی۔ انہی دِنوں میں ایک دفعہ جبکہ سخت سردیوں کے دن تھے، کمرے میں حضرت کے لئے اَنگیٹھی تھی جو کچھ دیر کے بعد ٹھنڈی ہونے لگی۔ اچانک آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اگر کوئلہ اور ہوتا تو اَنگیٹھی ہی گرم ہو جاتی۔ میں نے عرض کی: اندر خادمہ کو آواز دے کر کوئلہ مانگ لوں؟ فرمایا: دن بَھر کی تھکی ہاری بے چاری سوگئی ہوگی، جانے دیجئے۔
(جہانِ مفتیِ اعظم، ص328 ملتقطاً)

اللہ پاک کی مفتیِ اعظم ہند پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴾4﴿ مفتیِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِصلاح فرمائی

حضرتِ علامہ مولانا غلام آسی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے نام کے شروع میں بَرَکت کے لیے لفظ ”محمد“ شامل کر لیا تھا۔ اِس پر شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیِ اعظم مولانا مصطفٰے رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے تنبیہ فرمائی کہ یہاں اِسمِ رِسالت (یعنی محمد) نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے فوراً عرض کیا کہ حُضُور پھر ”محمد عبدُ الحیّ“ کا کیا حکم ہوگا؟ اِس کے جواب میں حضرت

www.dawateislami.net

نے فرمایا: کُجا عبدُ الحیّ و کُجا غلام آسی (یعنی کہاں عبدُ الحیّ اور کہاں غلام آسی)؟ علّامہ فرماتے ہیں: ”یہ جواب سُن کر میں حیران رہ گیا اور حضرت کے تَفَقُّہٌ فِی الدِّین (یعنی دینی مسائل کی معلومات) کی عظمت دل میں خوب رَچ بس گئی۔“

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے اِرشاد سے یہ رہنمائی فرمائی ہے کہ جس نام کے شروع میں لفظ ”محمد“ لایا جائے، اگر اُس نام کا اِطلاق لفظ ”محمد“ پر دُرُست ہو تو وہاں لفظ ”محمد“ لانا درست ہوگا (جیسے محمد صادق) اور اگر نام کا اِطلاق لفظ ”محمد“ پر دُرُست نہ ہو تو وہاں لفظ ”محمد“ شروع میں لانا دُرُست نہ ہوگا (جیسے محمد غلام حسین)۔ حُضُور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عبدُ الحیّ ہیں لہٰذا محمد عبدُ الحیّ کہنا درست ہے (حَیّ اللہ پاک کا نام ہے اور اس کا مطلب ہے ”زندہ“۔ عبدُ الحی کا مطلب ہے اللہ پاک کا بندہ، یقیناً محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کے بندۂ خاص ہیں) لیکن غلام آسی نہیں ہیں، اِس لئے ”محمد غلام آسی کہنا نامناسب ہے۔ (جہانِ مفتیِ اعظم، ص 451)

اللہ پاک کی مفتیِ اعظم ہند پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

نامِ محمد کتنا میٹھا میٹھا لگتا ہے دونوں جہاں سرکار کا مجھ کو صدقہ لگتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

معلوماتی فتویٰ

سُوال: عبدُ القادِر، عبدُ القدیر، عبدُ الرَّزَّاق وغیرہ نام والے افراد کو قادِر، قدیر اور رزّاق کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

جواب: شہزادۂ اعلیٰ حضرت حُضُور مفتیِ اعظم ہند مولانا محمد مصطفٰے رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایسے ناموں سے لفظ ”عبد“ الگ کر دینا بَہُت بُرا ہے اور کبھی ناجائز و گناہ

www.dawateislami.net

ہوتا ہے اور کبھی کُفر کے قریب تک بھی پہنچتا ہے۔ کسی شخص کو قادِر کہنا جائز ہے۔ اس صورت میں عبدُ القادِر کو قادِر کہہ کر پکارنا بُرا ہے۔ مگر ”قدیر“ اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کو کہنا جائز نہیں جیسا کہ بَیضاوی میں ہے اور اگر کسی کا نام عبدُ القُدّوس، عبدُ الرّحمٰن، عبدُ القیّوم ہے تو اسے قُدّوس، رَحمٰن، قیّوم کہنا ایسا ہی ہے جیسے اُسے (کہ) جس کا نام عبدُ اللہ ہو (اُس کو) ”اللہ“ کہنا بَہُت سخت بات ہے۔ والعِیاذُ بِاللہ۔ جس کا نام عبدُ القادِر ہو اُسے بھی عبدُ القادِر ہی کہا جائے، جس کا عبدُ القدیر اسے عبدُ القدیر ہی کہنا ضَروری ہے۔ عبدُ القُدّوس کو عبدُ القُدّوس، عبدُ الرّحمٰن کو عبدُ الرّحمٰن، عبدُ القیّوم کو عبدُ القیّوم، عبدُ اللہ کو عبدُ اللہ ہی کہنا فرض ہے یہاں ”عبد“ کا حَذف (یعنی الگ کرنا) اَشَد درجہ حرام و کفر ہوگا والعِیاذُ بِاللہ۔ (فتاویٰ مصطفویہ، ص89، 90تسہیلاً)

﴿5﴾ مُبالَغہ آرائی سے احتیاط

حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی زبانِ مبارک سے ہمیشہ نَپی تُلی بات ہی نکلتی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ جب بھی کسی کے اِنتقال کے بارے میں سُنتے تو فوراً دُعائے مَغفِرت کے لیے ہاتھ اُٹھا دیتے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں فوت ہو جانے والوں کے متعلق کئی خُطوط پیش کئے جاتے۔ آپ کا تَعزِیت کرنے میں مُبالَغہ آرائی سے بچنے کا شاندار واقعہ پڑھئے: ایک مَرتبہ کسی کے تعزیتی خط کا جواب لکھنا تھا، شہزادۂ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے مفتی مُجیبُ الاِسلام صاحِب سے فرمایا کہ جواب لکھ دیں، میں دَستخط کر دیتا ہوں۔ چنانچہ مفتی صاحِب نے جواب لکھا کہ ”آپ کا خط مِلا، صاحبزادے کے اِنتقال کی خبر پڑھ کر بہت اَفسوس ہوا۔“ حضرت نے جواب سُننے کے بعد فوراً فرمایا: **”بہت اَفسوس“ تو** نہیں ہوا، ہاں اَفسوس ہوا۔ (جہانِ مفتیِ اعظم، ص319)

اللہ پاک کی حضور مفتیِ اعظم ہند پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب

www.dawateislami.net

مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یہ تھی ولیُّ اللہ اور سچّے عاشقِ رسول کی لکھنے بولنے میں اِحتیاط!

حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کو والدِ محترم اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے فیضان سے لکھنے بولنے میں احتیاط کی تربیت حاصل ہوئی تھی، حضور اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ بھی نہایت مُحتاط الفاظ استعمال فرماتے۔ ہمیں بھی مُحتاط الفاظ بولنے کی عادت بنانی چاہئے مثلاً کسی کے والد صاحب کے انتقال پر اس طرح کے الفاظ کہنا کہ مجھے آپ کے ابو جان کے اِنتقال کی خبر سے سخت دَھچکا لگا، بہت صَدمہ ہوا، میں بہت اُداس ہو گیا، مجھے سخت اَفسوس ہے، یہ تمام جملے بھی قابلِ غور ہیں اگر دل کی کیفیت ایسی نہ ہونے کے باوجود کسی نے اِرادۃً اس طرح کے جملے کہے تو اس نے جھوٹ بولا اور گناہ گار اور عذابِ نار کا حقدار ہوا۔

ہُوں گناہوں کے مَرَض سے نِیم جاں دردِ عِصیاں کی دوا درکار ہے
خوب خدمت سنّتوں کی میں کروں سیِّدی تیری دعا درکار ہے

(وسائلِ بخشش، ص589، 590)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تین حج

سرکار مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ حجّ و زیارتِ مدینہ کی سعادت سے تین بار مُشَرَّف ہوئے۔ آخری بار حاضری کے موقع پر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے مکۂ پاک میں اُن عُلَمائے حَرَمَین سے بھی ملاقات کی جنھوں نے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سے ان کے وقت میں حَرَمَینِ طَیِّبَین میں ملاقات کی سعادت پائی تھی۔ (جہانِ مفتیِ اعظم ہند، ص994، 995 ملتقطاً) آپ اپنے ایک کلام میں لکھتے ہیں:

www.dawateislami.net

خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوریؔ
مدینے کی گلیاں بُہارا کروں میں

(سامانِ بخشش، ص153)

مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کی نعتیہ شاعری

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کو ورثے میں نعتیہ شاعری سے بھی خوب حصّہ ملا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے حمدِ باری تعالیٰ اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کئی نعتیں اور بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی مَناقِب لکھیں۔ آپ کے کلام میں شرعی اور فنّی کوئی کمی نہیں۔ خود اپنی ایک رُباعی میں فرماتے ہیں:

گُلہائے ثنا سے مہکتے ہوئے ہار   سُقمِ شرعی سے ہیں مُنَزَّہ اَشعار
دشمن کی نظر میں یہ نہ کھٹکیں کیونکر   ہیں پھول مگر ہیں چشمِ اَعدا میں خار

(سامانِ بخشش، ص232)

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا نعتیہ دیوان بنام ”سامانِ بخشش“ پڑھنے، سننے اور سمجھنے سے تعلّق رکھتا ہے۔ مکتبۃُ المدینہ نے بھی اِسے خوبصورت انداز میں پرِنٹ کیا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے یہ دیوان فری ڈاؤن لوڈ کرکے پڑھا جاسکتا ہے۔

وِصال شریف

حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ ہمیشہ مسجد میں نماز ادا کرتے تھے مگر وصال شریف سے ایک دن پہلے بُدھ کے دن ظہر اور عصر کے لیے مسجد میں نہ پہنچے تو لوگوں کے دل اس احساس سے دھڑکنے لگے کہ آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی ہے۔ آخری شب عشا کی نماز بستر ہی پر ادا فرمائی۔ اس کے بعد سب پر دَم کیا اور خاموشی سے آنکھیں بند کرکے لیٹ

www.dawateislami.net

گئے تاکہ معمولات مکمل کرلیں۔ شبِ جمعرات نِصف گزر گئی تو آنکھیں کھول کر بڑے ضَبط سے مَغمُوم چہروں پر نظر ڈالی اور پھر بطورِ وصیّت فرمایا: "**سنّتِ مصطفٰی پر ہر حال میں عمل پیرا رہنا کہ یہی راہِ نَجات وکامرانی ہے**" پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا: "ہر کَڑے (یعنی مشکل) وقت میں "**حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ**" پڑھتے رہنا۔ ان دواَہم وصیّتوں کے بعد سورۃُ المُلک شریف کی تلاوت فرمائی، اس کے بعد آیتُ الکُرسی پڑھ کر کلمہ طیّبہ کا وِرْد کرتے کرتے وِصال فرماگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ (تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ، ص571)

14 محرّم شریف 1402 ہجری مطابق 12 نومبر 1981 وصال کے وقت گھڑی پر ایک بج کر 40 منٹ تھے۔ بوقتِ وصال بستر پر شکلِ محمد (کے انداز سے) لیٹے ہوئے تھے۔

(تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ، 571، 572 ماخوذاً)

غسل، نمازِ جنازہ اور تدفین

بروز جمعہ 14 محرم شریف 1402 ہجری، 13 نومبر 1981 صبح 8 بجے غسل دیا گیا۔ سرکارِ کَلاں حضرت مولانا سیّد مختار اشرف رحمۃُ اللهِ علیہ (سجّادہ نشین کچھوچھہ شریف) نے آپ کی نمازِ جنازہ اسلامیہ انٹر کالج بریلی شریف (ہند) میں پڑھائی، جس میں لاکھوں مسلمانوں نے شرکت کی اور پھر آپ رحمۃُ اللهِ علیہ کو اپنے والدِ ماجد، امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللهِ علیہ کے بائیں پہلو میں دفن کیا گیا۔ (مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء، ص102 ملتقطاً)

اللہ پاک کی مفتیِ اعظم ہند پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللهُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰى مُحَمَّد

www.dawateislami.net

مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کے تخلّص "نوری" کے چار حُروف کی نسبت سے چار علمائے اہلِ سنّت کے تأثُّرات

(1) حضور حافظِ ملّت (حضرتِ علّامہ حافِظ عبدُ العزیز صاحِب رحمۃُ اللہِ علیہ) نے فرمایا: اپنے شہر میں کسی کو عزّت و مقبولیت نہیں مِلتی لیکن حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کو اپنے دِیار (یعنی شہر) میں جو عزّت و مقبولیت حاصل ہے، اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔

(مفتیِ اعظم ہند نمبر، ماہنامہ استقامت، ص559)

(2) حضور مُجاہدِ ملّت حضرتِ علّامہ محمد حبیبُ الرّحمٰن رضوی اڑیسوی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اس دور میں اُن (یعنی حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ) کی ہستی فَقیدُ المِثال (یعنی بے مثال) ہے۔ خصوصیت کے ساتھ بابِ افتا میں بلکہ روز مَرّہ کی گفتگو میں جس قدر مُحتاط اور موزوں (یعنی مناسب) الفاظ اور قُیُود ارشاد فرماتے ہیں اہلِ علم ہی ان کی منزل سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں۔

(مفتیِ اعظم ہند نمبر، ماہنامہ استقامت، ص559)

(3) غزالیِ دَوراں حضرتِ علّامہ سعید احمد کاظمی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سیّدی مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کی شان اس حقیقت سے ظاہر ہے کہ امام اہلِ سنّت، مُجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے لختِ جگر اور صحیح جانشین ہونے کے ساتھ "اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہ" (یعنی بیٹا والد کا راز ہوتا ہے) کے سچّے مِصداق ہیں۔ (تاریخِ مشائخ قادریہ، ص551)

(4) خلیفۂ اعلیٰ حضرت، سیّدی قُطبِ مدینہ حضرت شاہ ضیاءُ الدّین احمد مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مفتیِ اعظم ہند، مفتیِ اعظم ہیں، اعلیٰ حضرت ہیں۔ وہ درجہ صِدّیقیت پر فائز ہیں۔

(تاریخِ مشائخ قادریہ، ص552)

www.dawateislami.net

﴿5﴾ بانیِ دعوتِ اسلامی ، مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: تاجدارِ اہلِ سنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مُفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان نوری رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ دارُ العلوم منظرِ اسلام بَریلی شریف کے عظیم فاضِل،عُلُوم و فُنون کے ماہِر،مُفتیِ اِسلام، جیّد عالِمِ دِین، مختلف کتابوں کے مصنف، شاعرِ اِسلام اور مشہور شیخِ طریقت تھے۔ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے شہزادے اور ولی اِبن ولی، عاشقِ رسول ابن عاشقِ رسول تھے۔(مدنی مذاکرہ،12 محرم شریف 1440 ہجری،22 ستمبر 2018۔مدنی مذاکرہ 20رَمَضانُ المبارَک(بعد نمازِ عصر)1441 ہجری،14مئی2020)

امیرِ اہلِ سنّت نے مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کی شان میں ایک مَنْقَبَت لکھی ہے جو آپ کی نعتیہ کتاب ”وسائلِ بخشش“ سے دیکھی جاسکتی ہے اُس مَنْقَبَت کے مَقْطَعے میں عاجزی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کاش! نوری کے سَگوں میں ہو شُمار یہ تمنائے دلِ عطّار ہے

(وسائلِ بخشش،ص590)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات،اجتماعات،اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے ، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے ، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

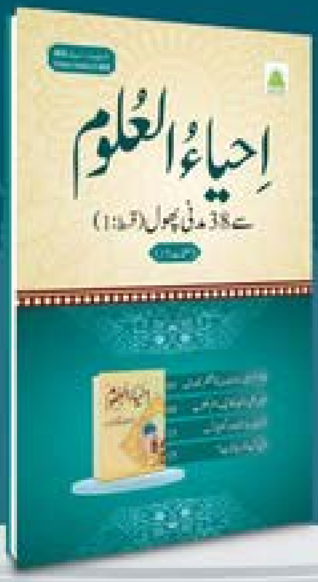

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 / 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net